اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مِنَ الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ فِیْ قَوَاعِدِ مِنَ الْاَحْکَامِ

اسلامی عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق کے متعلق

چالیس ایمان افروز احادیث طیبہ کا رواں ترجمہ

اربعینِ سیوطی

تالیف

امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ

المتوفی سنہ 911 ہجری

تخریج

طارق محمد امعیتیق

ترجمہ

محمد ریاض احمد سعیدی

بیت النور

اسلامی عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق کے متعلق

چالیس ایمان افروز احادیث طیبہ کا رواں ترجمہ

اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مِنَ الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ

فِیْ قَوَاعِدِ مِنَ الْاَحْکَامِ

اربعینِ سیوطی

﴿ تالیف ﴾

امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ

المتوفی سنة 911 هجری

﴿ تخریج ﴾

طارق محمد امعیتیق

﴿ ترجمہ ﴾

محمد ریاض احمد سعیدی

بیت النور

کتاب .... اربعین سیوطی

تالیف .... امام جلال الدین السیوطی

تحقیق وتعلیق .... طارق محمد امعیتیق

ترجمہ / کمپوزنگ .... محمد ریاض احمد سعیدی

ناشر .... اہل السنہ پبلی کیشنز منگلا روڈ (دینہ)

صفحات 40

سن اشاعت .... فروری 2012

﴿ملنے کے پتے﴾

فیض رضا پبلی کیشنز

جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ ...... فیصل آباد

اهل السنه پبلی کیشنز

گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ (جہلم) Cell: 0092-0321 7641096

ahlusunnapublication@gmail.com

محمد ریاض احمد سعیدی

بیت النور۔ مکان نمبر P-786 گلی نمبر 15 محلہ اسلام نگر۔ فیصل آباد۔ پاکستان

Muhammad Riaz Ahmad Saeedi

3 Violet Street Burnley BB10 1PU Lancashire UK

Phone:0044- 01282-703933

انتساب جمیل

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَم

سادگی اور اخلاص کے پیکر

استاذ معظم حضرت علامہ مولانا محمد نور عالم صاحب

رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام

جو مسلک اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے شیدائی اور متصلب عالم دین تھے

ساری زندگی درس وتدریس اور تبلیغ دین میں مصروف رہے

اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے

کہ ہمیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد ریاض احمد سعیدی

تعارفِ مترجم

دینی علوم میں مہارت جو انسان کے لیے فہم قرآن و سنت کے دروازے کھول دے اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے پھر اگر علم کے ساتھ عملِ صالح اور اخلاص وللّٰہیت کی دولت بھی ہاتھ آجائے تو انسان ملائکہ سے بھی برتر مقام حاصل کرسکتا ہے۔ باعمل عالم دین سید الانبیاء ﷺ کا وارث و نائب اور مخلوق میں اللہ کی حجت اور دلیل ہوتا ہے

ہمارے برادر محترم، نوجوان فاضل علامہ مفتی ریاض احمد سعیدی دام ظلہ بھی ان خوش بخت انسانوں میں سے ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے علم دین، فہم قرآن و سنت، اخلاص و للّٰہیت، حسن اخلاق و کردار اور جذبہ شوق جیسی صفات سے نواز رکھا ہے۔ برادر گرامی قدر 9 دسمبر 1963ء کو فیصل آباد کے ایک نواحی گاؤں نلے والا میں عبد الرشید صاحب کے گھر متولد ہوئے۔ 1981ء میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے علوم دینیہ کی تحصیل کے لیے اہل سنت کے عظیم مرکز علم و عرفان جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ یہ مدرسہ 1963ء میں نائب محدث اعظم پاکستان شہید اہلسنت مولانا ابو الشاہ محمد عبد القادر قادری رضوی اور معین ملت والدین حضرت علامہ محمد معین الدین شافعی قادری رحمہما اللہ نے قائم فرمایا۔

یہاں برادر محترم نے علامہ مفتی نذیر احمد سیالوی، علامہ محمد اقبال مصطفوی، علامہ نور عالم، علامہ محمد افضل کوٹلوی، مفتی سید ظفر اللہ شاہ، مفتی مختار احمد، مولانا محمد بشیر کشمیری، مولانا دلنواز اور مولانا عبد المجید، قاری محمد عالم زید مجدہم سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ جامعہ کے ماحول کی برکت، اساتذہ کی محنت اور برادر محترم علامہ ریاض احمد سعیدی کی حوصلہ مندی تھی کہ ایک ہی ادارہ میں رہ کر کریما سعدی سے دورۂ حدیث شریف تک علوم وفنون کی تکمیل کرلی۔ قاری محمد عالم صاحب سے تجوید کے بنیادی قواعد سمجھے اور قرآن مجید کا تلفظ درست کیا۔

تعلیم سے فراغت پاتے ہی جامعہ کے کارپردازان کی طرف سے آپ کو جامعہ میں تدریس کی پیش کش ہوئی اور 1987 میں آپ نے اپنی مادر علمی میں تدریس کا آغاز کیا اس دوران افتاء کی ذمہ داری بھی نبھاتے رہے اور فیصل آباد کے مختلف مقامات پر خطبہ جمعہ بھی دیتے رہے۔ 1987 میں جب آپ نے درس نظامی کے مروجہ نصاب کی تکمیل کی تو حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے آپ کے سر پر دستار فضیلت سجائی۔

تدریس کے ساتھ ساتھ آپ کے جذبہ شوق نے آپ کو میدان طباعت و اشاعت کی طرف بھی متوجہ کیا چنانچہ آپ نے اپنے مرشد گرامی قدر فخر السادات غزالیٔ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمہ کے نام پاک کی نسبت سے مکتبہ سعیدیہ قائم کیا اور دس سے زیادہ کتب کو زیور طبع سے آراستہ کروایا۔

2001ء میں اپنے ہم سبق ساتھی اور قدیم رفیق، کثیر کتب کے مصنف علامہ ساجد القادری زید مجدہ کی دعوت پر آپ برطانیہ چلے گئے یہ آپ کے جذبہ صادق کی زندہ کرامت ہے کہ یورپ کے یخ بستہ ماحول میں رہ کر بھی آپ کی آتش شوق سرد نہیں ہوئی۔ نہ ہی قلم و قرطاس سے رشتہ ٹوٹا ہے نہ کار تحقیق و تدریس موقوف ہوا۔ آپ کا قلم پھول کھلاتا جارہا ہے، گلستاں کے گلستاں مہک رہے ہیں۔ محبت خداوندی، سیرت مصطفوی، احکام شرعی اور احادیث نبویہ کی خوشبوئیں عاشقان علم وحکمت کے مشام جاں کو معطر کرتی چلی جارہی ہیں۔

آپ کی بزرگانہ عظمت ہے کہ علمی معاملات پر راقم سے مشاورت فرماتے ہیں اور جو مشورہ دیا جائے اگر وہ انہیں مناسب معلوم ہو تو اس پر عمل درآمد کر کے مشورہ دینے والے کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل راقم نے ایک گفتگو میں عرض کیا کہ آپ عنان قلم کو سیرت، تفسیر، حدیث اور فقہ کی طرف موڑیں۔ یہ ابدی موضوعات ہیں ان پہ لکھنا ہر دور کی

ضرورت ہے اور جنہوں نے ان عنوانات پہ لکھا وہ صفحۂ ہستی پر امر ہو گئے۔

چنانچہ چند ہی مہینوں بعد حضرت علامہ کی نو تصانیف یکے بعد دیگرے سامنے آگئیں آپ کا علمی جود و نوال صرف تحقیق و ترجمہ و تصنیف و تالیف تک محدود نہیں، کتب کی طباعت علماء و طلبا کی خدمت میں بطور تحائف پہنچانا بھی آپ کے طبعی جود کا ایک کرشمہ ہے۔ ان کتب کے اسماء درج ذیل ہیں۔

نور العیون فی تلخیص سیرۃ الامین المأمون

مسواک کی فضیلت	فضائل درود و سلام	وسیلے کا شرعی ثبوت
فضائل رمضان	احوال میت	مقبول دعائیں

ابو القاص الطبری اور امام ابو العباس المری کے قلم سے حدیث ابی عمیر اور حدیث حارثہ کی جامع ترین شرح

علامہ ابن جوزی کی ایک کتاب ''مناقب معروف الکرخی و اخبارہ'' کا ترجمہ بھی شائع ہو رہا ہے۔

مندرجہ ذیل سات عربی اور فارسی مخطوطوں کے تراجم انڈیا سے شائع ہو چکے ہیں۔

[1] مناقب غوثی: [2] البدائع:

[3] مکتوبات غوثی: [4] لباب الحدیث:

[5] حق الیقین: [6] امواج کریمی:

[7] شرح جام جہاں نما:

پانچ سے زائد کتب پر کام جاری ہے۔

آپ حسن اخلاق کی ایک مجسم تصویر ہیں گفتگو کرنے والے کو یہ احساس نہیں ہونے

دیتے کہ وہ کسی بہت بڑے عالم یا مفتی سے محوِ گفتگو ہے۔ راقم آپ کے حق میں دعا گو ہے کہ رب ذوالجلال آپ کے علم و فضل، کار تحقیق و تصنیف اور جملہ توفیقات میں برکتیں عطا فرمائے اور علم نافع کی جو خیرات وہ بانٹ رہے ہیں اسے ان کے حق میں توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْن

علماء حق کا نیاز مند .... محمد سہیل احمد سیالوی

خادم العلوم الاسلامیہ والعربیہ

بالجامعۃ الرضویہ احسن القرآن، دینہ۔ جہلم

(**نوٹ**) دو فروری ۲۰۱۲ء مطابق نو ربیع الاول ۱۴۳۳ھ بروز جمعرات شام کو مولانا محمد اشرف شاد صاحب کا فون آیا جنہوں نے بتایا کہ ایک المناک حادثہ کے باعث حضرت مولانا محمد نور عالم صاحب کا وصال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انتہائی دکھ اور افسوس ہوا۔ اگلے دن جمعہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اسی وقت میں نے ارادہ کر لیا کہ استاد محترم رحمہ اللہ کے ایصال ثواب کے لئے کوئی رسالہ لکھوں یا کسی رسالہ کا ترجمہ کروں جو چالیسویں کے ختم شریف کے موقع پر تقسیم کر دیا جائے۔ میری طرف سے خراج عقیدت کی یہ ایک ادنیٰ کوشش ہوگی۔

چنانچہ امام سیوطی رحمہ اللہ کا ایک رسالہ انٹرنیٹ سے حاصل کر کے ہفتہ، اتوار اور سوموار صرف تین دن میں پیسٹنگ، ترجمہ، اعراب، تخریج اور پروف ریڈنگ مکمل کر کے آج منگل کی صبح فجر کے بعد عزیزم محمد ناصر الہاشمی صاحب کو بھیج رہا ہوں تا کہ جلد از جلد اشاعت کا کام کیا جا سکے۔ اور بروقت فیصل آباد پہنچ جائے۔ یہ بھی استاد محترم رحمہ اللہ کی ایک کرامت ہے۔

امید ہے احباب کو پسند آئے گا اور استاد محترم کے ایصال ثواب کے موقع پر میرے اور میرے خاندان کے فوت شدگان کے لئے بھی دعا فرمائیں گے۔

محمد ریاض احمد سعیدی

مُقَدِّمَةُ الْمُحَقِّقْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بے شک سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس سے بخشش طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ کردے، اس کے لیے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اَمَّا بَعد:

حضرت علی بن ابو طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو الدرداء، حضرت ابن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، سے مختلف روایات مروی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ۔

جس نے میری امت پر ان کے دین کے معاملے سے چالیس حدیثیں حفظ کیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہاء اور علماء کے گروہ میں اٹھائے گا۔

ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اسے فقیہ عالم اٹھائے گا۔

حضرت ابو الدرداء ؓ کی روایت میں ہے: میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت فرمانے والا اور گواہ ہوں گا۔

حضرت ابن مسعود ؓ کی روایت میں ہے: اسے کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: اسے علماء کی جماعت میں لکھا جائے گا اور شہداء کے گروہ میں اٹھایا جائے گا۔

کثرت طرق کے باوجود حفاظ حدیث نے اس حدیث کے ضعف پر اتفاق کیا ہے۔

اس کے باوجود قدیم اور موجودہ علماء کرام نے اس باب میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ اُن میں حضرت عبداللہ بن مبارک، محمد بن اسلم طوسی، حسن بن سفیان نسائی، ابوبکر آجری ابوبکر اصفہانی، دارقطنی، حاکم، نووی اور کثیر مخلوق رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین شامل ہے۔

اب ہمارے ہاتھوں میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مِنَ الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ فِیْ قَوَاعِدِ مِنَ الْاَحْکَامِ'' ہے۔ انہوں نے اسے تصنیف فرمایا تاکہ وہ بھی اس باب میں حدیث پر عمل کرتے ہوئے گذشتہ علماء کرام کے اس طریق پر چلیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور جیسا کہ مصنف نے اس کے مقدمہ میں ذکر فرمایا کہ انہوں نے احکام شرعیہ میں چالیس احادیث لی ہیں تاکہ ان احادیث سے ہر حدیث، احکام میں ایک قاعدہ ہو جائے۔

تحقیق میں میرا کام اور طریقہ:

[1] میں نے اس کتاب کا ایک مختصر نام "اَلْاَرْبَعِیْن فِیْ قَوَاعِدِ الدِّیْن" رکھا۔ یہ نام اُس نام کے بدلے ہے جو مخطوطہ کے ٹائٹل پر ہے۔ اور وہ نام ہے،

"اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مِنَ الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ فِیْ قَوَاعِدِ مِنَ الْاَحْکَامِ"

[2] میں نے احادیث کی نسبت ان کتب ستہ کی طرف کی ہے جن میں وہ پائی گئیں۔ ان میں جو حدیث صحیحین (بخاری، مسلم) میں ہے، میں نے صرف انہی کی طرف نسبت کی اور کسی دوسری کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔

اور اگر صحیحین (بخاری، مسلم) میں نہیں ہے تو میں نے اخراج کرنے والی اُن تمام کتاب کا حوالہ دے دیا جن پر میں واقف ہوا۔

[3] حدیث کے مسلسل نمبر لکھے اور ہر حدیث کا مناسب عنوان بھی قائم کر دیا۔

[4] "کتاب الاربعین" میں علامہ سیوطی کا طریقہ ہے کہ انہوں نے اسانید کو حذف کر دیا ہے اس طرح کہ حدیث کا صرف متن لکھا ہے۔ جیسے کہ پہلی حدیث ہے۔

فرمایا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے۔

پس اس حالت میں صحابہ کرام ﷺ سے حدیث کا راوی ذکر کرتے ہوئے معتبر کتب ستہ سے حدیث کو مکمل کروں گا۔

[5] وضاحت کے محتاج الفاظ کی شرح کروں گا۔

[6] کتاب کے لئے ایک مقدمہ اور مؤلف کے مختصر حالات بھی لکھ دیئے ہیں۔

اور آخر میں......

یہ حسب طاقت ایک کوشش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ اس کے سبب نفع دے اور اسے خالص اپنی ذات کے لئے بنائے۔ اور اس کے سبب مجھے بھی نفع عطا فرمائے۔

اور اللہ تعالیٰ درست بات کو زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

کتبه

طارق محمد امعیتیق

جمادی الاخری 1426ھ

مؤلف کے حالات زندگی

نام ونسب :

عبدالرحمٰن بن کمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین ابن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر ابن نجم الدین ابی الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد ابن الشیخ ہمام الدین خضیری الاسیوطی۔

ولادت و نشو ونما :

آپ رجب ۸۴۹ھ کی ابتدائی اتوار کی ایک رات کو مغرب کے بعد پیدا ہوئے۔

ابھی آپ کی عمر پانچ سال ہی تھی کہ والد ماجد کا انتقال ہوگیا اور آپ یتیم ہو گئے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ یتیمی کی حالت میں پلے بڑھے۔ ابھی آپ کی عمر آٹھ سال کی نہیں ہوئی تھی کہ قرآن عظیم حفظ کرلیا۔

پھر آپ نے العمدۃ، منہاج الفقہ، اصول، اور الفیہ ابن مالک زبانی یاد کرلیں۔

شیوخ :

امام سیوطی نے شیوخ کی ایک جماعت سے فقہ اور نحو کے علم سیکھے۔ آپ نے ان کے نام ایک معجم میں جمع کئے ہیں اور فرمایا کہ روایت میں سماعاً اور اجازۃً، میرے شیوخ کثیر ہیں۔ میں نے انہیں ایک معجم میں وارد کیا ہے۔ انہیں اس معجم میں جمع کیا اور اُن کے نام ایک سو پچاس تک شمار کیے۔ میں نے اپنی دیگر مصروفیت کی بنا پر ان سے روایت کا زیادہ سماع نہیں کیا۔ وہ اہم مصروفیت درایت کی قراءت تھی۔

آپ کا اخلاق اور علماء کرام کا آپ کی تعریف کرنا:

نجم الدین الغزی فرماتے ہیں: جب آپ چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو عبادت کے لیے تنہائی اختیار کی تا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے انقطاع اور خالص اسی کے ساتھ اشتغال، دنیا اور دنیا والوں سے اعراض ہو جائے۔ گویا آپ اہل دنیا سے کسی کو نہیں پہچانتے۔ پھر آپ کتابیں لکھنے میں مصروف ہو گئے اور فتویٰ نویسی اور تدریس چھوڑ دی۔ اپنی ایک تالیف "التنفیس" میں اس سے معذرت کردی۔ اور وصال تک روضۃ المقیاس میں قیام پذیر ہو گئے۔ اپنے گھر کی کھڑکیاں نہیں کھولیں جو آپ کی رہائش گاہ سے نیل کی طرف تھیں۔

تالیفات:

ابن العماد نے کہا: آپ کی اکثر کتب آپ کی زندگی میں ہی مشرق و مغرب میں شہرت پا گئیں۔ آپ سرعت تالیف میں ایک بڑی نشانی تھے، یہاں تک کہ آپ کے شاگرد داودی نے کہا: میں نے شیخ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ آپ نے تالیفاً وتحریراً، ایک دن میں تین جزو (چھوٹے مجموعے) لکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ حدیث بھی لکھواتے تھے اور سائلین کے سوالوں کے جواب بھی خوب دیتے تھے۔ آپ علم حدیث، فنون، حدیث کے رجال، حدیث کے غریب ہونے، متن اور سند، ان احادیث سے احکام کے استنباط کے حوالے سے اپنے زمانے والوں سے زیادہ علم والے تھے۔

آپ اپنے متعلق خبر دیتے ہیں کہ آپ کو دو لاکھ حدیثیں یاد ہیں۔

فرمایا: اگر میں زیادہ پاتا تو انہیں بھی حفظ کر لیتا۔

اور فرمایا: شاید اب روئے زمین پر اس سے زیادہ نہیں پائی جاتیں۔

یہ مؤلف کی بعض تالیفات کے نام ہیں جو اُن کی کتاب "حسن المحاضرۃ" سے لیے گئے ہیں۔

[1] الإتقان فی علوم القرآن

[2] الدر المنثور فی التفسیر المأثور

[3] ترجمان القرآن فی التفسیر المسند

[4] قطف الأزهار فی کشف الأسرار

[5] لباب النقول فی أسباب النزول

[6] مفحمات الأقران فی مبهمات القرآن

[7] المهذب فیما وقع فی القرآن من المعرّب

[8] الإکلیل فی استنباط التنزیل

[9] تکملة تفسیر الشیخ جلال الدین المحلی

[10] التحبیر فی علوم التفسیر

[11] أربعون حدیثاً من الصحاح والحسان فی قواعد من الأحکام

اور اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

[12] إسعاف المبطا برجال الموطا

[13] التوشیح علی الجامع الصحیح

[14] الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج

[15] مرقاة الصعود إلی سنن أبی داود

[16] شرح سنن ابن ماجة

[17] تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی

[18] قطر الدرر شرح نظم الدرر فی علم الأثر

[19] التهذیب فی الزوائد علی التقریب

[20] عین الإصابة فی معرفة الصحابة

[21] کشف التلبیس عن قلب أهل التدلیس

[22] توضیح المدرك فی تصحیح المستدرك

[23] اللآلی المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة

[24] النکت البدیعات علی الموضوعات

[25] الذیل علی القول المسدد

[26] القول الحسن فی الذب عن السنن

[27] لب الألباب فی تحریر الأنساب

[28] الأزهار الغضة فی حواشی الروضة

[29] الحواشی الصغری

[30] مختصر الروضة و یسمی القنیة

[31] مختصر التنبیه و یسمی الوافی

[32] شرح التنبیه

[33] الأشباه والنظائر

[34] اللوامع والبوارق فی الجوامع والفوارق

[35] نظم الروضة و یسمی الخلاصة

[36] شرحه ویسمی رفع الخصاصة

[37] شرح لمعة الإشراق فی الاشتقاق

[38] الکوکب الساطع فی نظم جمع الجوامع

[39] شرح الکوکب الوقاد فی الاعتقاد

[40] نکت علی التلخیص و یسمی الإفصاح

[41] عقود الجمان فی المعانی والبیان

[42] شرح أبیات تلخیص المفتاح

[43] نکت علی حاشیة المطول

[44] البدیعیة

یہ مؤلف رحمہ اللہ کی چند کتب کے نام ہیں۔ آپ کی تمام کتب کے اسماء پر ایک معجم لکھی گئی ہے۔

مرض اور وفات :

نجم الدین الغزی فرماتے ہیں: آپ کی وفات جمعہ کی رات ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ ہجری کو روضۃ المقیاس میں آپ کے گھر ہوئی۔ آپ سات دن تک بائیں بازو میں شدید ورم (سوجن) کی تکلیف میں مبتلا رہے۔ آپ نے اپنی عمر کے اکسٹھ سال، دس ماہ اور اٹھارہ دن گزارے۔ آپ باب القرافہ کے باہر صحن قوصون میں مدفون ہیں۔ آٹھ رجب سن نو سو گیارہ ہجری جمعہ کے دن دمشق کی جامع مسجد اُموی میں آپ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ انہیں تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے اپنے پیچھے اپنی کتابوں میں کثیر علم چھوڑا ہے۔

آپ کے حالات کے لئے دیکھیں: **الاعلام اور حسن المحاضرة**

مخطوطہ کا فوٹو

1 صورة المخطوطة

2 صورة المخطوطة

مُقَدِّمَةُ الْمُصَنِّف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ چالیس صحیح اور حسن احادیث ہیں جو کہ احکام شرعیہ کے قواعد، فضائل اعمال اور زہد وغیرہ میں ہیں۔ میں نے انہیں حدیث میں وارد قول پر عمل کرتے ہوئے جمع کیا ہے۔ (۲) شاید اللہ تعالیٰ اپنے کرم و احسان کے سبب میرا حشر ان احادیث کے جمع کرنے والوں کے گروہ میں فرمائے۔ (۳)

---

(۱) مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کو بسم اللہ، حمد اور اللہ عز وجل کے شکر کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے قول کی اتباع کرتے ہوئے شروع کیا ہے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْہِ بِذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبْتَرُ۔ ہر ذی شان کام جو اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے وہ ابتر (ناقص اور بے برکت) ہے۔

ابن حبان اور امام احمد نے اس کا اخراج کیا اور ابن الصلاح نے اسے حسن کہا۔ اور چونکہ یہ کتاب ذی شان تھی اس لئے اس چیز کا اہتمام کیا گیا اور بسم اللہ کے ساتھ شروع کی گئی۔

(۲) مصنف رحمہ اللہ خبر دیتے ہیں کہ یہ چالیس صحیح اور حسن احادیث ہیں۔ اور یہ کتاب قواعد و احکام شرعیہ، فضائل اعمال اور زہد وغیرہ کی ان احادیث پر مشتمل ہے جن کے لئے مقدمہ میں کوئی باب وضع نہیں کیا گیا۔

(۳) مؤلف رحمہ اللہ اس حدیث کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جسے ہم نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کا قول ہے۔ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ زُمْرَۃِ الْفُقَھَاءِ وَالْعُلَمَاءِ۔ (ضعیف)

جس نے میری امت پر ان کے دین کے معاملے سے چالیس حدیثیں حفظ کیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہاء اور علماء کے گروہ میں اٹھائے گا۔

﴿نیت کے بغیر کوئی عمل نہیں﴾

حدیث [1] عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ۔ (اور ایک روایت میں "بِالنِّیَّاتِ" کا لفظ ہے) وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی، فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ، وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ اور ہر شخص کے لئے وہی اجر ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے، تو اُس کی ہجرت (حقیقت میں) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت (کی نیت) دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو یا کسی عورت کو حاصل کرنے کے لئے ہو تا کہ وہ اس سے شادی کرے تو (حقیقت میں) اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

حدیث [2] ﴿سنت کی اتباع کرنا اور بدعت کو چھوڑنا واجب ہے﴾

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ فِیْہِ فَھُوَ رَدٌّ۔ (۲)

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب ما جاء: ان الاعمال بالنیۃ والحسبۃ، ۵٤۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب قولہ ﷺ انما الاعمال بالنیۃ، حدیث: ۱۹۰۷

(۲) صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور، ۲٦۹۷

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جو اس سے تعلق نہ رکھتی ہو تو اسے رد کیا جائے گا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ۔(۱)
جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا حکم موجود نہ ہو تو وہ رد ہے۔(یعنی اسے مسترد کیا جائے گا)

حدیث [3] ﴿ارکان اسلام﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ ، وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ ، وَ الْحَجِّ (۲)، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ ۔(۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ احکام پر ہے۔ اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(۱) صحیح مسلم ، کتاب الاقضیة ، باب نقض الاحکام الباطلة ، ۱۸ ـ ۱۷

(۲) اس روایت میں حج کی روزے پر تقدیم ہے اور یہ تَقْدِيْمٌ فِي الذِّكْرِ دُوْنَ الْحُكْمِ کے باب سے ہے۔ کیونکہ رمضان کے روزے حج سے پہلے فرض ہوئے ہیں۔ اور ایک روایت میں روزے کی حج پر تقدیم ہے۔ یہ بات نووی نے کہی ہے۔

فائدہ کے لئے دیکھیں: نووی کی کتاب المنہاج شرح صحیح مسلم

(۳) صحیح البخاری ، کتاب الایمان ، باب دعاؤکم ایمانکم ، ۸
صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب بیان ارکان الاسلام و دعائمه العظام ، ۲۱

حدیث [4] ﴿نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا﴾

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:
لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ (۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔(۲)

حدیث [5] ﴿ہر نماز کے وقت مسواک کرنا﴾

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:
لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اگر مجھے اپنی امت (یا فرمایا) لوگوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کریں۔

حدیث [6] ﴿مشغول رکھنے والی چیز کی موجودگی میں نماز کا حکم﴾

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

(۱) صحیح البخاری ، کتاب الاذان ، باب وجوب القراءة للامام والماموم ، ۷۵۶
صحیح مسلم ، کتاب الصلاة ، باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة ، ۳۴

(۲) امام کے پیچھے مقتدی کو قرآن شریف پڑھنا منع اور خاموش رہنا ضروری ہے۔
تفصیل کے لئے دیکھیں: جاء الحق ، مؤلفہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالی

(۳) صحیح البخاری ، کتاب الجمعة ، باب السواک یوم الجمعة ، ۸۸۷
صحیح مسلم ، کتاب الطهارة ، باب السواک ، ۴۲

لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ ، وَ لَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ (١) - (٢)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ارشاد فرماتے ہیں: کھانا آجائے تو نماز نہیں پڑھی جائے گی اور اس وقت بھی نہیں جب قضائے حاجت کی ضرورت پیش آرہی ہو۔

حدیث [7] ﴿بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر ہو﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ - (٣)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

بچہ بستر والے کی طرف منسوب ہوتا ہے اور زانی کے لئے رسوائی ہے۔

حدیث [8] ﴿رضاعت کے ذریعے حرام رشتے، نسب کے ذریعے بھی حرام﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ - (٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

رضاعت کے ذریعے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہوتے ہیں۔

---

(١) الْأَخْبَثَانِ: پیشاب اور پاخانہ۔

(٢) صحیح مسلم ، کتاب المساجد ، باب کراهة الصلاة بحضرة الطعام ، ٦٧.

(٣) صحیح البخاری ، کتاب البیوع ، باب تفسیر المُشَبَّهات ، ٢٠٥٣

صحیح مسلم ، کتاب الرضاع ، باب الولد للفراش و توقّي الشبهات ، ٣٧.

(٤) صحیح البخاری ، کتاب الشهادات ، باب الشهادة علی الانساب ، ٢٦٤٥.

حدیث [9] ﴿ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ :

اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ - (١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے کو چاٹنے والے کی طرح ہے۔

حدیث [10] ﴿تمہارا بہترین عمل، نماز ہے﴾

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

اِسْتَقِيْمُوْا وَ لَنْ تُحْصُوْا (٢) وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ - (٣)

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ حضرت ثوبان ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور تمہارے سب اعمال سے افضل عمل نماز ہے۔

---

(١) صحیح البخاری، کتاب الهبة ، باب لا یحل لاحد ان یرجع فی هبته و صدقته ، ٢٦٢١

صحیح مسلم ، کتاب الهبات ، باب تحریم الرجوع فی الصدقة بعد القبض ، ٧.

(٢) اِسْتَقِيْمُوْا وَ لَنْ تُحْصُوْا : نہایہ میں کہا ہے: یعنی تم ہر شے میں سیدھی راہ پر چلو۔ یہاں تک کہ تم کسی طرف نہ جھکو۔ اور "وَ لَنْ تُطِيْقُوا الْإِسْتِقَامَةَ" اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ماخوذ ہے۔ ﴿...... عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ......﴾ [المزمل ٧٣: ٢٠] وہ جانتا ہے کہ (اے مسلمانو) تم ہرگز اس کا احاطہ نہ کر سکو گے۔ یعنی تم اسے گننے اور ضبط کرنے کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔

(٣) سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة ، باب المحافظة علی الوضوء ، ٢٧٨-٢٧٧

موطا امام مالك ، کتاب الطهارة ، باب جامع الوضوء ، ٦٥.

المستدرك للحاكم ، ٤٤٧ ، الدارمی ، ٦٥٥.

حدیث [11] ﴿نماز وقت پر ادا کرنا محبوب ہے﴾

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ ھٰذِہِ الدَّارِ، وَ اَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ، قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟ قَالَ اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا۔ (١)

حضرت ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے، کہتے ہیں: ہمیں اس گھر والے نے حدیث بیان کی، اور اپنے ہاتھ سے حضرت ابن مسعودؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے: آپ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز ادا کرنا۔

حدیث [12] ﴿روزہ ڈھال ہے﴾

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:
اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ، (٢) فَلَا یَرْفُثْ وَ لَا یَجْھَلْ، وَ اِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَہٗ اَوْ شَاتَمَہٗ، فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ -مَرَّتَیْنِ- وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ (٣) فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ، یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ وَ شَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ الصِّیَامُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ، وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا۔ (٤)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(١) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتھا، ٥٢٧

(٢) اَلْجُنَّۃ: جیم کے پیش کے ساتھ، اسکا معنی ہے پردہ، بیہودگی اور گناہوں سے رکاوٹ نیز جہنم سے آڑ

(٣) اَلْخُلُوْف: خا، اور لام کے پیش کے ساتھ، منہ کی بو کا بدل جانا۔

(٤) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، ١٨٩٤

صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب حفظ اللسان للصائم، ١١٦٠، ١٦٥

روزہ (جہنم سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے۔ پس وہ بیہودہ گفتگو نہ کرے اور نہ جہالت کی بات کرے۔ اگر کوئی شخص اس روزہ دار سے لڑائی کرے یا اسے گالی دے تو اسے دو بار کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے ضرور بہتر ہے۔ وہ اپنے کھانے، پینے اور اپنی شہوت (یعنی نفس کے تقاضوں) کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا۔ اور نیکی کا اجر وثواب دس گنا ہوتا ہے۔

حدیث [13] ﴿رات کو روزہ رکھنے کی نیت کرنا﴾

عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:
مَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ۔ (١)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔

حدیث [14] ﴿حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض طلاق﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ۔ (٢)

(١) سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف الناقلین لخبر حفصۃ، ٢٣٣٦، سنن الدارمی، ١٦٩٨، معانی الآثار للطحاوی

(٢) سنن ابن ماجۃ، کتاب الطلاق، باب حدثنا سوید بن سعید، ٢٠١٨، سنن أبی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراھیۃ الطلاق، ٢١٧٨، المستدرک للحاکم، ٢٧٩٤، بلفظ: مَا اَحَلَّ اللّٰہُ شَیْئًا اَبْغَضَ اِلَیْہِ مِنَ الطَّلَاقِ۔
اور فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین نے اس کا اخراج نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض (ناپسندیدہ) طلاق ہے

حدیث [15] ﴿دین خیر خواہی ہے﴾

عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ۔ قُلْنَا: لِمَنْ؟
قَالَ: لِلّٰہِ وَ لِکِتَابِہٖ وَ لِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِہِمْ ۔ (۱)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دین خیر خواہی ہے۔ہم نے عرض کی: کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے لئے۔

حدیث [16] ﴿دھوکہ دینے والا ہم سے نہیں﴾

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا ۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔

حدیث [17] ﴿شبہات کو چھوڑنا﴾

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ :
دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ اطْمَاْنِیْنَۃٌ وَ اِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَۃٌ ۔ (۳)

---

(۱) صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب بیان ان الدین النصیحۃ ، ۹۵

(۲) صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب من غشنا فلیس منا ، ۱۶۴

(۳) جامع الترمذی ، کتاب صفۃ القیامۃ ، باب حدیث اعقلہا و توکل ، ۲۵۱۸
اور فرمایا: حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد رکھا، شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو۔ بے شک سچ سکون ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔

حدیث [18] ﴿جو اپنے لئے پسند وہی بھائی کے لئے پسند﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:
لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ۔ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حدیث [19] ﴿طلب علم کی فرضیت﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :
طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ۔ (۲)

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الایمان ، باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ، ۱۳
صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ، ۷۱

(۲) سنن ابن ماجۃ ، کتاب السنۃ ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ، ۲۲۴
مسند ابی یعلی ، نمبر :۲۸۳۷۔۴۰۳۵،

امام احمد اور بیہقی نے اسے ضعیف کہا جیسا کہ حافظ العراقی نے "تخریج الاحیاء نمبر ۲ پر کہا مزی نے کہا: یہ چند طرق سے مروی ہے جس سے درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے۔

ابن الجوزی نے "منہاج القاصدین" میں ابوبکر بن داؤد کی جہت سے اس کا اخراج کیا اور کہا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ" والی حدیث اس سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔

حضرت انس بن مالک ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حدیث [20] ﴿رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی اتباع﴾

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :

مَا نَهَیْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَ مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَ اخْتِلَافُهُمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ ۔ (۱)

حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں تمہیں جس چیز سے منع کروں اس سے بچا کرو اور جس بات کا حکم دوں اس پر جہاں تک ہو سکے عمل کیا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

حدیث [21] ﴿دنیا میں زہد﴾

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷜ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَعَظَ رَجُلًا فَقَالَ :

اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْمَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ یُحِبُّوْكَ (۲)

حضرت سہل بن سعد ﷜ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت فرمائی:

---

(۱) سنن نسائی ، کتاب الحج ، باب وجوب الحج ، ۲۶۲۰ (لفظ مسلم کے ہیں)

صحیح مسلم ، کتاب الفضائل ، باب توقیره و ترك اكثار سواله عما لا ضرورة اليه ، ۱۳۰

(۲) المستدرك للحاكم: ۷۸۷۳ اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اس کا اخراج نہیں کیا،

سنن ابن ماجه ، کتاب الزهد ، باب الزهد فی الدنیا ، ۴۱۰۲

......نووی نے کہا: حدیث حسن ہے اسے ابن ماجہ وغیرہ نے اسانید حسنہ کے ساتھ روایت کیا۔ الخ

اسی طرح عراقی نے اسے حسن کہا۔ دیکھیں: کشف الخفاء: ۳۲۳

دنیا میں تقوی اختیار کرو اللہ تمہیں محبوب رکھے گا لوگوں کے مال کی طرف رغبت نہ کرو وہ تجھے محبوب رکھیں گے۔

حدیث [22] ﴿نبی کریم ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والے کی سزا﴾

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔ (۱)

حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

حدیث [23] ﴿علم چھپانے والے کی سزا﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ ۔ (۲)

حضرت انس بن مالک ﷜ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

(۱) صحیح البخاری ، کتاب العلم ، باب اثم من كذب على النبی ﷺ ، ۱۱۰

صحیح مسلم ، مقدمة الكتاب ، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ ، ۲

(۲) المستدرك للحاكم: ۳۳۴ اور کہا: شیخین کی شرط پر صحیح الاسناد ہے۔

اسی طرح ابن حبان نے اپنی "صحیح: ۹۵" میں اس کا اخراج کیا۔

جامع الترمذی ، کتاب ابواب العلم ، باب ما جاء فی كتمان العلم ، ۲۶۴۹

سنن ابی داؤد ، کتاب العلم ، باب كراهية العلم ، ۳۶۵۸

سنن ابن ماجه ، کتاب السنة ، باب من سئل عن علم فكتمه ، ۲۶۴

المصنف ابن ابی شیبة ، ۹: ۱۷۴

جس سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

حدیث [24] ﴿خبر معائنہ کی طرح نہیں﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ ۔(١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خبر معائنہ (آنکھوں دیکھے) کی طرح نہیں ہے۔ (شنیدہ کے مانند دیدہ)

حدیث [25] ﴿لوگوں کی خاطر داری کرنا﴾

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

مُدَارَاۃُ النَّاسِ صَدَقَۃٌ ۔(٢)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی خاطر داری کرنا صدقہ ہے۔

حدیث [26] ﴿برکت اکابر کے ساتھ ہے﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ ۔(٣)

---

(١) المستدرك للحاكم: ٣٢٥٠۔ اور کہا: شیخین کی شرط پر حدیث صحیح ہے۔

المسند لاحمد: ٢٤٤٧ اور شعیب الأرنؤوط نے اس کی تصحیح کی۔

(٢) صحیح ابن حبان: ٤٧١، المعجم الاوسط للطبرانی: ٤٦٦، مسند ابن الشهاب: ٩٠

(٣) المستدرك للحاكم: ٢١٠، اور کہا: یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

مسند ابن الشهاب: ٣٦

حدیث [27] ﴿مجالس کے آداب﴾

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ اِلَّا ثَلَاثَۃَ مَجَالِسَ: سَفْکُ دَمٍ حَرَامٍ ، اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ ، اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَیْرِ حَقٍّ ۔(١)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجلسیں امانت ہیں سوائے تین مجلسوں کے: (1) جو حرام خون بہانے کے لیے ہو، (2) جو حرام شرمگاہ کے لیے ہو (3) اور ناحق مال چھیننے کے لیے ہو

حدیث [28] ﴿مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے﴾

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ۔(٢)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس سے مشورہ کیا گیا وہ امانت دار ہے۔

حدیث [29] ﴿بھلائی پر رہنمائی کرنے والا﴾

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

---

(١) سنن ابی داوٗد ، کتاب الادب ، باب نقل الحدیث ، ٤٨٦٩

سنن البیهقی: ٢٠٩٥١، مسند ابن الشهاب: ٣

(٢) سنن ابی داوٗد ، کتاب الادب ، باب فی المشورۃ ، ٥١٢٨

سنن ابن ماجۃ ، کتاب الادب ، باب المستشار مؤتمن ، ٣٧٤٦۔٣٧٤٥

جامع الترمذی ، کتاب الزهد ، باب ما جاء فی معیشۃ اصحاب النبی ﷺ ، ٢٣٦٩

مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ ۔(۱)

حضرت ابو مسعود انصاری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اسے اس نیکی کو کرنے والے کی مانند اجر و ثواب ملتا ہے۔

حدیث [30] ﴿مومن، مومن کا آئینہ ہے﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَلَیْهِ ضَیْعَتَهٗ وَ یَحُوْطُهٗ مِنْ وَرَائِهٖ ۔(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے جو اس سے نقصان ہٹاتا اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

حدیث [31] ﴿بندہ اپنے ساتھی کے طریقے پر ہوتا ہے﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ ۔(۳)

(۱) صحیح مسلم ، کتاب الامارة ، باب فضل اعانة الغازی فی سبیل اللّٰه ، ۱۳۳

(۲) سنن ابی داوٗد ، کتاب الادب ، باب فی النصیحة و الحیاطة ، ۴۹۱۸ ،

سنن البیهقی ، ۱٦٤٥٨

(۳) سنن ابی داوٗد ، کتاب الادب ، باب من یومر ان یجالس ، ۴۸۳۳

جامع الترمذی ، کتاب الزهد ، باب [حدیث:الرجل علی دین خلیله] ۲۳۷۸

اور کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آدمی اپنے دوست کے دین (طریقے) پر ہوتا ہے پس اسے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

حدیث [32] ﴿مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ:

لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ ۔(۱)(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

حدیث [33] ﴿سفارش کرو، اجر پاؤ گے﴾

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ ﷛ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ، اَوْ طُلِبَتْ اِلَیْهِ حَاجَةٌ، قَالَ :

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا، وَ یَقْضِی اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ ﷺ مَا شَاءَ ۔(۳)

حضرت ابو موسیٰ ﷛ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی سائل

.... المستدرك للحاكم : ۷۳۱۹ ، مسند احمد : ۸۰۱۵

مسند اسحاق بن راهویة : ۳۵۱ ، اور الارنوط نے کہا: اس کی اسناد جید ہے۔

(۱) ابوداؤد الطیالسی نے فرمایا: دنیا میں کسی گناہ کی سزا نہ دی جائے تو آخرت میں دی جائے گی۔

دیکھیں: فتح الباری للحافظ ابن حجر

(۲) صحیح البخاری ، کتاب الادب ، باب لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین ، ٦١٣٣

(۳) صحیح البخاری ، کتاب الزکوة ، باب التحریض علی الصدقة و الشفاعة فیها ، ۱۴۳۲

صحیح مسلم ، کتاب البر ، باب استحباب الشفاعة فیما لیس بحرام ، ۱۴۵

آتا یا آپ کی خدمت میں کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے سفارش کرو اجر پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

حدیث [34] ﴿بندہ محبت کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے﴾

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷛ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَمَّا یَلْحَقْ بِھِمْ ؟ قَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ (۱)

حضرت ابو موسیٰ ﷛ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: (آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں) جو ایک قوم سے محبت کرتا ہے اگرچہ وہ خود ان میں شامل نہیں ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: انسان جس کے ساتھ محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔

حدیث [35] ﴿قوم کا سردار اُن کا خادم ہوتا ہے﴾

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

سَیِّدُ الْقَوْمِ [فِی السَّفَرِ] (۲) خَادِمُھُمْ ۔ (۳)

حضرت سہل بن سعد ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سفر میں قوم کا سردار اُن کا خادم ہوتا ہے۔

(۱) صحیح البخاری ، کتاب الادب ، باب علامۃ الحب فی اللہ ، ۶۱۷۰

صحیح مسلم ، کتاب البر ، باب المرء مع من احب ، ۱۶۵۰

(۲) بریکٹوں کے درمیان کے الفاظ مخطوط سے ساقط ہیں۔ اسے امام سیوطی نے مخطوط میں ذکر نہیں کیا۔ "سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ" اور میں نے یہ الفاظ نہیں پائے مگر یہ کہ انہیں ابو عبدالرحمٰن السلمی نے "اداب الصحبۃ" میں روایت کیا ہے۔ اور میں اس کے لفظ پر واقف نہیں ہوا۔

(۳) شعب الایمان للبیھقی :۸۴۰۷ ، سنن سعید بن المنصور : ۶ : ۲۴

حدیث [36] ﴿مومن محبت کرتا اور کیا جاتا ہے﴾

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْلِفُ وَ یُؤْلَفُ وَ لَا خَیْرَ فِیْ مَنْ لَا یَاْلِفُ وَ لَا یُؤْلَفُ۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک مومن محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو محبت نہیں کرتا اور اس سے محبت نہیں کی جاتی۔

حدیث [37] ﴿اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے﴾

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِیْمِھَا ۔ (۲)

حضرت سہل بن سعد ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

اعمال کا اعتبار ان کے خاتمہ پر ہے۔

(۱) المستدرك للحاكم :۵۹۔ اور کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور میں اسکی کوئی علت نہیں جانتا ذہبی نے ان کا تعاقب کیا کہ اس میں انقطاع ہے جیسا کہ "كشف الخفاء" میں ہے۔

(۲) صحیح البخاری ، کتاب الرقاق ، باب الاعمال بالخواتیم ، ۶۴۹۳

اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ اِنَّہٗ لَمِنْ اَھْلِ النَّارِ وَ یَعْمَلُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ وَ ھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ، وَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِیْمِھَا۔

بے شک بندہ ایسے کام کرتا ہے جسے لوگ جنتیوں کا عمل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ دوزخیوں سے ہوتا ہے۔ اور بندہ ایسے کام کرتا ہے جسے لوگ دوزخیوں کا عمل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ جنتیوں سے ہوتا ہے۔

صحیح ابن حبان :۳۳۹ ، مسند ابی یعلی : ۷۳۶۲

حدیث [38] ﴿نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ :

...... مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اللہ تعالی اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔

حدیث [39] ﴿کلمہ توحید کی فضیلت﴾

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

مَنْ کَانَ آخِرَ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ (۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوا، وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

حدیث [40] ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے﴾

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ، لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا ، مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِھِمْ ، وَ لَا نَصِیْفَہٗ ۔ (۳)

---

(۱) صحیح مسلم ، کتاب الصلاۃ ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن ، ۱۱

(۲) سنن ابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب فی التلقین ، ۳۱۱۶

المستدرک للحاکم :۱۲۹۹ اور اسے صحیح قرار دیا۔

(۳) صحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابۃ ، باب تحریم سب الصحابۃ رضی اللہ عنہم ، ۲۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر کوئی (غیر صحابی) شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک (صحابی) کے ایک مد ، بلکہ اس کے بھی نصف (کوئی اناج خیرات کرنے کے ثواب) کے برابر نہیں ہوسکتا۔

چالیس احادیث پوری ہوئیں۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّم ۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ کی " کتاب الاربعین " پوری ہوئی۔ اس کی تخریج الفقیر طارق المعتیق نے منگل ۱ جمادی الاخری ۱٤۲٦ ہجری کو مکمل کی۔

میں اللہ تعالی ہی سے سوال کرتا ہوں کہ اسے اپنے لئے خالص اور اپنے بندوں کے لئے نفع بخش بنائے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَ اِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ ۔

فہرست

مترجم کی دیگر کتب

بیت النور